روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 11 جنوری 2011ء 6 صفر 1432 ہجری 11 صلح 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 9

مالی قربانی کی اہمیت اور برکات، وقف جدید کے گزشتہ سال کا جائزہ اور 54ویں سال کے آغاز کا اعلان

قربانیوں کی قبولیت اس کی روح، نیت اور عمل کے مطابق درجہ پاتی ہے

اللہ تعالیٰ مالی قربانی کرنے والوں کے اموال ونفوس میں بے انتہاء برکت ڈالے اور پہلے سے بڑھ کر قربانیاں کرتے چلے جائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 7 جنوری 2011ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 7 جنوری 2011ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے خطبہ کی ابتداء میں سورۃ البقرہ آیت 266 کی تلاوت وترجمہ کے بعد فرمایا کہ قرآن کریم کا ہر حکم قابل عمل ہے اور اس کی بجا آوری انسان کو حقیقی مومن بناتی ہے۔ خدا کی راہ میں مالی قربانی بھی خدا تعالیٰ کے اہم حکموں میں سے ایک حکم ہے۔ قرآن کریم متقیوں کیلئے ہدایت کا ذریعہ ہے جو غیب پر ایمان لاتے، نمازوں کو قائم کرتے اور اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ رزق میں سے اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ پس ایک احمدی مالی قربانی کی اہمیت کو سمجھ کر اس تعلیم پر عمل کرتے ہوئے قربانیاں پیش کرنے کے بعد جب وہ براہ راست خدا تعالیٰ کے غیر معمولی سلوک کا مورد بنتا ہے تو اس مالی قربانی پر اس کا ایمان، یقین، خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین، دین حق کی سچائی اور حضرت مسیح موعود کی صداقت پر یقین اور پختہ ہو جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا۔ اس آیت میں امیر اور غریب دونوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی اپنی طاقت اور حیثیت کے مطابق خرچ کرنے کی تحریک کی گئی ہے اور انہیں اخلاص کے ساتھ کی جانے والی اس قربانی کے دوگنا پھل عطا کئے جانے کا وعدہ ہے۔ فرمایا کہ اصل بات قربانی کی روح ہے بلکہ ہر عمل کی نیت ہے جسے خدا تعالیٰ قبول کرتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی کا معیار جذبہ اور نسبت کا ہے مقدار کا نہیں۔ اللہ تعالیٰ اسی آیت میں فرماتا ہے کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے، وہ تمہارے جذبہ اور اس روح کو جانتا ہے جس سے تم قربانی کرتے ہو۔ وہ تمہاری مالی حیثیت کو بھی جانتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے ہاں بدلے نیتوں کے مطابق ملتے ہیں۔ اس لئے قربانیوں کی قبولیت بھی اس نیت اور عمل کے مطابق درجہ پاتی ہے۔

حضوانور نے حضرت مسیح موعود کے رفقاء کے اخلاص کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور مالی قربانیوں کے اعلیٰ نمونوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ سے براہ راست فیض پانے کی وجہ سے ان کے تقویٰ کے معیار بہت بلند تھے۔ فرمایا حضرت مسیح موعود نے قربانی کی جو روح جماعت میں پیدا کی ہے۔ اللہ کے فضل سے اس میں جماعت ترقی کرتی چلی جا رہی ہے۔ رفقاء سلسلہ کی قربانیوں کے نمونے نئے آنے والے بھی زندہ رکھے ہوئے ہیں۔ موجودہ دور میں اخلاص ووفا اور خالصتاً خدا تعالیٰ کیلئے مالی قربانی کرنے والوں اور اس کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کی برکتوں اور فضلوں کے نازل ہونے کے حضور انور نے بعض واقعات بیان فرمائے۔ یہ مالی قربانی کی روح جماعت میں نہ صرف قائم ہے بلکہ بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ نئے ہونے والے احمدی بھی اس میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ وقف جدید کا چندہ جس میں پہلے صرف پاکستانی احمدی شامل ہوتے تھے پھر خلافت رابعہ میں یہ پوری دنیا کے لئے عام کر دیا گیا۔ حضور انور نے چندہ وقف جدید کے مصارف بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ قربانیاں جو مغربی ممالک کے احمدی کر رہے ہیں جہاں ان کو اپنے ملک میں جماعتی پروجیکٹس اور کاموں کو آگے بڑھانے اور وسعت دینے میں کام آ رہی ہیں وہاں غریب ممالک میں احمدیت کی ترقی میں بھی یہ ممد بن رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اسے قبول فرماتا رہے۔ فرمایا کہ 31 دسمبر تک وقف جدید کا 53واں سال ختم ہو گیا اور یکم جنوری 2011ء سے وقف جدید کے 54ویں نئے سال کا آغاز ہو گیا ہے۔ حضور انور نے نئے سال کا اعلان اور گزشتہ سال میں مالی قربانیوں کا جائزہ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ امسال عالمی جماعت احمدیہ کو وقف جدید میں 41 لاکھ 83 ہزار پاؤنڈ سے زائد کی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی جو گزشتہ سال سے 6 لاکھ 64 ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔ مالی قربانی کے لحاظ سے حسب سابق پاکستان پہلے نمبر پر ہے۔ امریکہ دوسرے اور تیسرے نمبر پر یو۔کے رہا۔ پاکستان کے اضلاع میں اول لاہور، دوم کراچی اور سوم ربوہ رہے۔ اسی طرح حضور انور نے دیگر ممالک اور ان کی اندرونی جماعتوں کی پوزیشنز کا جائزہ بھی پیش فرمایا۔ حضور انور نے افریقہ کا جائزہ پیش کرتے ہوئے گھانا اور نائیجیریا کیلئے آئندہ سال کیلئے کم از کم 50 ہزار نئے شاملین کے اضافے کا ٹارگٹ دیا۔

حضور انور نے آخر پر مکرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب آف جرمنی کی وفات پر ان کا ذکر خیر، قبول حق کا ایمان افروز واقعہ، اخلاق فاضلہ اور علمی وقلمی دینی خدمات کا ذکر فرمایا۔ ایک وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ بعض نے ان کی وفات کو منگل کو ہونے والے سورج گرہن کے ساتھ نسبت دینے کا تاثر دیا ہے جو کہ غلط ہے اور دین میں اس کی کوئی گنجائش نہیں۔ اس کے علاوہ مردان میں فائرنگ کے نتیجے میں ایک احمدی نوجوان مکرم میاں وجیہہ احمد نعمان صاحب ابن مکرم میاں بشیر احمد صاحب کے زخمی ہو جانے پر ان کیلئے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی تحریک فرمائی۔

سچی تجارت

حضرت سلمان فارسیؓ مدائن کے گورنر تھے- وہ اپنا سارا وظیفہ راہ مولیٰ میں خرچ کرتے اور کھجور کے پتے بٹ کر گزارہ کرتے- ایک بار فرمایا میں کھجور کے پتے ایک درہم کے خریدتا ہوں- اور ان کے ساتھ محنت کر کے تین درہم میں بیچتا ہوں- ایک درہم تو اسی کام کے لئے رکھ لیتا ہوں- ایک درہم اہل وعیال پر خرچ کرتا ہوں اور ایک درہم خدا کی راہ میں دے دیتا ہوں کوئی بھی مجھے اس کام سے روکے تو میں نہیں رکوں گا۔

(طبقات ابن سعد جلد4 ص89- دار صادر بیروت 1957ء)

دو نفلوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3 دسمبر 2010ء کے خطبہ جمعہ میں احمدی احباب کو روزانہ دو نوافل ادا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

پس ان حالات میں دنیا بھر کی جماعتوں کے تمام افراد کو میں خاص طور پر اپنے مظلوم اور تکلیف اور مشکلات میں گرفتار بھائیوں کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کم از کم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کیلئے ہر احمدی ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جو ظالمانہ قوانین کی وجہ سے اپنی شہری اور مذہبی آزادیوں سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔ پس اگر ہر احمدی اپنے دل کی بے چینی کو خدا تعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر پیش کرے گا تو خود مشاہدہ کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر کس طرح پڑ رہی ہے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حصار میں لے لے گا۔

خدا تعالیٰ کی دائمی رحمت

سیدنا حضرت مصلح موعود نے تحریک جدید کے 19 سال مکمل ہونے کے بعد فرمایا:۔

”جب 19 سال ختم ہونے کو آئے تو میں نے فیصلہ کیا کہ میں تحریک جدید کو اس وقت تک جاری رکھوں گا جب تک تمہارا سانس قائم ہے تا خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت 19 سال تک محدود نہ رہے بلکہ وہ تمہاری ساری عمر تک چلتی چلی جائے اور جس کی ساری زندگی تک خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کے انعام جاتے ہیں اس کے مرنے کے بعد بھی وہ اس کے ساتھ جاتے ہیں۔“

(المصلح 11 دسمبر 1953ء)

عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ اس عظیم الشان تحریک کے وعدے لے کر جلد از جلد مرکز بھجوانے کا اہتمام کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

خطبہ جمعہ

ہر احمدی اللہ تعالیٰ سے مدد مانگے اور اس سرسبز اور بڑھنے اور پھلنے اور پھولنے والے درخت کا حصہ بنا رہے

(حضرت اقدس مسیح موعود کی حیاۃ طیبہ سے غیر معمولی صبر اور تحمل کے پُر اثر واقعات کا بیان)

آج جماعت احمدیہ تمام مخالفتوں سے صبر اور دعا کے ساتھ گزرتی ہوئی اللہ تعالیٰ کے فضل سے 198 ممالک میں پہنچ چکی ہے اور روز بروز یہ جماعت ترقی کر رہی ہے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 26؍نومبر 2010ء بمطابق 26؍نبوت 1389 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے صبر کے عظیم خُلق کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ حسنہ اور صحابہ علیہم السلام کی چند مثالیں نمونے کے طور پر پیش کی تھیں۔ یہ اعلیٰ خُلق جس کے اپنانے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماننے والوں کو تلقین فرمائی اور سب سے بڑھ کر اپنا اسوہ پیش کیا، اس لئے تھا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم وَاسْتَعِيْنُوا (۔) پر عمل کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد صبر کا اعلیٰ نمونہ دکھاتے ہوئے اور دعاؤں کے ذریعے وہی لوگ چاہ سکتے ہیں جن کو خدا تعالیٰ پر کامل ایمان ہو، اُس پر توکّل ہو۔ اس یقین پر قائم ہوں کہ خدا تعالیٰ ہمارے صبر اور خالص ہو کر اس کے آگے جھکنے کی وجہ سے ضرور ہماری مدد فرمائے گا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کون ہو سکتا ہے جو اس بات کا ادراک اور ایمان رکھتا ہو، یقین رکھتا ہو۔ اور پھر آپ ؐ کی قوتِ قدسی سے صحابہ کو یہ ادراک اور ایمان حاصل ہوا۔ پس انہوں نے اپنے اس عمل کی وجہ سے مختلف موقعوں پر یہ نظارے دیکھے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کس طرح ان کے شاملِ حال رہی۔ اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق سے بڑھ کر اور کون اس بات کا فہم اور ادراک رکھ سکتا ہے کہ اِسْتَعِيْنُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ کی روح کیا ہے؟ اور یہی بات حضرت مسیح موعود نے اپنے (۔) میں پیدا کرنے کی کوشش فرمائی اور پیدا کی۔ مختلف ارشادات اور تحریرات کے ذریعے اپنی جماعت کی تربیت کے لئے اُن کو اس خُلق پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔

پس آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کی یہ جماعت ہے جو اس تربیت کی وجہ سے صبر و استقامت کے نمونے دکھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے صرف اور صرف اسی کے حضور اپنے دل کی حالت پیش کرتی ہے۔ اور یہ سب عملی رنگ میں ہمیں حضرت مسیح موعود نے کر کے دکھایا اور اس تربیت کا یہی اثر اب تک جماعت میں چلتا چلا آ رہا ہے کہ جماعت اس اُسوہ کو، اس اہم خُلق کو قائم رکھے ہوئے ہے۔ حضرت مسیح موعود کو اپنے دعویٰ کے بعد ہر قسم کی سختیوں سے گزرنا پڑا لیکن آپ نے نہ صرف خود ہمیشہ حوصلے اور صبر کا مظاہرہ کیا بلکہ اپنے (۔) کو بھی یہی کہا کہ اگر میرے ساتھ منسلک ہوئے ہو تو پھر وہ نمونے قائم کرنے ہوں گے جن کا اُسوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمایا تھا اور جس پر چلتے ہوئے صحابہ رضوان اللہ علیہم نے اپنی زندگیاں گزارنے کی کوشش کی تھی۔

اس وقت مَیں آپ کے سامنے حضرت مسیح موعود کی زندگی کے بعض واقعات پیش کروں گا کہ کس طرح آپ نے مختلف مواقع پر چھوٹی چھوٹی باتوں سے لے کر بڑی باتوں تک صبر کا نمونہ دکھایا۔ اپنے ماننے والوں کو بھی اس کی نصیحت کی اور بڑی سختی سے اس بارہ میں عمل کرنے کے لئے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو براہِ راست بھی مختلف وقتوں میں الہاماً اس اہم امر کی طرف توجہ دلائی کہ صبر اور اعلیٰ اخلاق کا دامن ہمیشہ پکڑے رہنا اور چاہے جو بھی حالات ہو جائیں، دشمن چاہے جیسی بھی ذلیل اور گھٹیا حرکتیں کرے، نقصان پہنچانے کے چاہے جتنے بھی حیلے اور وسیلے تلاش کئے جائیں اور عملاً نقصان پہنچائے، تمہارا صبر اور استقامت کا دامن کبھی نہیں چھوٹنا چاہئے۔ دعاؤں کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے چلے جاؤ اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے انتظار میں رہو۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں پر ابتلا اور آزمائشیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے وہ بندے اُن کو اللہ کی خاطر برداشت کرتے ہیں۔ چنانچہ براہینِ احمدیہ میں آپ نے اس بارہ میں اپنے ایک الہام کا ذکر فرمایا ہے۔ اُس کے الفاظ یوں ہیں کہ (۔) اس جگہ فتنہ ہے۔ پس صبر کر جیسے اولوالعزم لوگوں نے صبر کیا۔ خبردار رہو۔ یہ فتنہ خدا کی طرف سے ہے تا وہ ایسی محبت کرے جو کامل محبت ہے۔ اُس خدا کی محبت جو نہایت عزت والا اور نہایت بزرگ ہے۔ وہ بخشش جس کا کبھی انقطاع نہیں ہوتا۔ (یعنی کبھی وہ ختم نہیں ہوتی)۔

(براہین احمدیہ حصہ سوم روحانی خزائن جلد اوّل صفحہ 609-610 حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

پس (۔) کے دعوے سے بھی پہلے، بیعت لینے سے بھی پہلے بلکہ ابتدا میں ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو صبر کے اعلیٰ خُلق کی جو تلقین فرمائی تھی اس کا اظہار اور اس پر عمل آپ کی زندگی کے آخری لمحہ تک جاری رہا۔ جس کی بعض مثالیں جیسا کہ میں نے کہا میں پیش کروں گا۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ 1898ء میں مولوی محمد حسین صاحب نے اپنا ایک گالیوں کا بھرا ہوا رسالہ حضرت مسیح موعود کے حضور بھیجا۔ اپنی رپورٹ میں وہ لکھتے ہیں کہ مَیں نے 27 جولائی 1898ء کے الحکم میں اس کیفیت کو درج کر دیا ہے۔ کہتے ہیں کہ آج قریباً تیس سال ہوئے جب اسے حضرت مسیح موعود کے حوصلہ، ضبطِ نفس اور توجہ الی اللہ پر غور کرتے ہوئے پڑھتا ہوں تو میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل جاتے ہیں۔

(سیرت حضرت مسیح موعود از مولانا یعقوب علی عرفانی صاحب صفحہ 462-463)

بے تحاشا گالیوں سے بھرا ہوا جو رسالہ تھا آپ نے اُس کے جواب میں پورے حلم اور حوصلہ اور صبر و تحمّل کا اظہار کیا۔ آپ کے سکونِ خاطر اور کوہ وقاری کو کوئی چیز جنبش نہ دے سکتی تھی۔

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

بڑی پُرسکون طبیعت تھی۔ بڑی باوقار طبیعت تھی۔یعنی اس طرح کہ جس طرح پہاڑ ہو۔گویا کہ وہ ایک عظیم شخصیت تھے۔وقار کا ایک پہاڑ تھے اور یہ ثبوت تھا اس امر کا کہ کسی قسم کی گالیوں کا آپ پر کوئی اثر نہیں ہوتا تھا۔یعنی کبھی یہ نہیں ہوا کہ بے وقاری دکھاتے ہوئے گالیوں کے جواب میں، گالیوں کا جواب آپ کی طرف سے جائے۔فرماتے ہیں کہ یہ ثبوت تھا اس امر کا کہ خدا تعالیٰ کی وحی جو آپ پر ان الفاظ میں نازل ہوئی تھی کہ (۔)(احقاف:36) فی الحقیقت خدا کی طرف سے تھی اور اُسی خدا نے وہ خارق عادت اور فوق الفطرت صبر اور حوصلہ آپ کو عطا فرمایا تھا جو اولوالعزم......کو دیا جاتا ہے۔قبل از وقت خدا تعالیٰ نے متعدد فتنوں کی آپ کو اطلاع دی تھی اور وہ فتنے اپنے اپنے وقت پر پوری شدت اور قوت کے ساتھ ظاہر ہوئے۔مگر کسی موقعہ اور مرحلہ پر آپ کے پائے ثبات کو جنبش نہ ہوئی۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود از مولانا یعقوب علی صاحب عرفانی صفحہ 463-464)

پھر ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی مزید لکھتے ہیں کہ محبوب رایوں والے مکان کا واقعہ ہے۔ایک جلسہ میں جہاں تک مجھے یاد ہے ایک برہمو لیڈر (غالبًا اناش موزم دار بابو تھے) حضرت سے کچھ استفسار کر رہے تھے (ایک ہندو لیڈر استفسار کر رہے تھے،سوال پوچھ رہے تھے)۔حضرت جواب دیتے تھے۔اسی اثناء میں ایک بدزبان مخالف آیا اور اس نے حضرت مسیح موعود کے بالمقابل نہایت دلآزار اور گندے حملے آپ پر کئے۔کہتے ہیں وہ نظارہ اس وقت بھی میرے سامنے ہے۔آپ منہ پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے، جیسا کہ اکثر آپ کا معمول تھا کہ پگڑی کے شملے کا ایک حصہ منہ پر رکھ لیا کرتے تھے۔پگڑی کا حصہ منہ پر رکھ دیا کرتے تھے۔یا بعض اوقات صرف ہاتھ رکھ کر بیٹھ جایا کرتے تھے۔خاموش بیٹھے رہے،اس کی گالیاں سنتے رہے اور وہ شورہ پُشت بکتا رہا۔فسادی طبیعت کا آدمی بولتا رہا۔آپ اسی طرح پر مست اور مگن بیٹھے تھے کہ گویا کچھ ہو ہی نہیں رہا یا کوئی نہایت ہی شیریں مقال گفتگو کر رہا ہے۔اس ہندو لیڈر نے اسے منع کرنا چاہا مگر اس نے پرواہ نہ کی۔حضرت نے ان کو فرمایا کہ آپ اسے کچھ نہ کہیں، کہنے دیجئے۔ آخر وہ خود ہی بکواس کر کے تھک گیا اور اٹھ کر چلا گیا۔برہمو لیڈر بے حد متأثر ہوا۔اور اس نے کہا کہ یہ آپ کا بہت بڑا اخلاقی معجزہ ہے۔اس وقت حضور اسے چُپ کرا سکتے تھے۔اپنے مکان سے نکلوا سکتے تھے (یعنی آیا بھی حضرت مسیح موعود کی جگہ پر تھا۔)اور بکواس کرنے پر آپ کے ایک ادنیٰ اشارہ سے اُس کی زبان کاٹی جا سکتی تھی۔مگر آپ نے اپنے کامل حلم اور ضبطِ نفس کا عملی ثبوت دیا۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود مصنفہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی صفحہ 443-444)

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب لکھتے ہیں کہ جالندھر کے مقام پر وہ ''یعنی میر عباس علی صاحب! حضرت مسیح موعود کے حضور بیٹھے ہوئے اعتراضات کر رہے تھے۔حضرت مخدوم الملت مولوی عبدالکریم صاحب بھی اس مجلس میں موجود تھے اور مجھے خود انہوں نے ہی یہ واقعہ سنایا۔کہتے ہیں کہ مولانا نے فرمایا کہ مَیں دیکھتا تھا کہ میر عباس علی صاحب ایک اعتراض کرتے تھے۔حضرت مسیح موعود نہایت شفقت اور رأفت اور نرمی سے اس کا جواب دیتے تھے۔اور جوں جوں حضرت صاحب اپنے جواب اور طریقِ خطاب میں نرمی اور محبت کا پہلو اختیار کرتے، میر صاحب کا جواب بڑھتا جاتا۔ یہاں تک کہ وہ کھلی کھلی بے حیائی اور بے ادبی پر اتر آیا اور تمام تعلقاتِ دیرینہ اور شرافت کے پہلوؤں کو ترک کر کے تُو تُو ،مَیں مَیں پر آ گیا۔میں دیکھتا تھا کہ حضرت مسیح موعود اس حالت میں اسے یہی فرماتے: جناب میر صاحب! آپ میرے ساتھ چلیں۔ میرے پاس رہیں۔اللہ تعالیٰ آپ کے لئے کوئی نشان ظاہر کر دے گا اور آپ کو رہنمائی کرے گا وغیرہ وغیرہ۔مگر میر صاحب کا غصہ اور بیبا کی بہت بڑھتی گئی۔مولوی صاحب کہتے ہیں کہ مَیں حضرت کے حلم اور ضبطِ نفس کو دیکھتے ہوئے میر عباس علی صاحب کی اس سُبک سری کو برداشت نہ کر سکا۔جو زیادتی ہو رہی تھی، اس کو برداشت نہیں کر سکا کہ باوجود اس کے کہ حضرت مسیح موعود اپنا بڑا صبر اور حلم دکھا رہے تھے اور (مولوی عبدالکریم صاحب) کہتے ہیں،مَیں جو دیر سے پیچ و تاب کھا رہا تھا اور اپنے آپ کو بے غیرتی کا مجرم سمجھ رہا تھا کہ میرے سامنے حضرت مسیح موعود پر یہ اس طرح حملہ کر رہا ہے اور میں خاموش بیٹھا ہوں، مجھ سے نہ رہا گیا اور میں باوجود اپنی معذوری کے اس پر لپکا اور للکارا اور ایک تیز آوازہ اس پر کسا۔(اونچی آواز میں اس کو للکارا) جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اُٹھ کر بھاگ گیا۔حضرت مولوی صاحب فرماتے تھے کہ حضرت مسیح موعود نے اپنے ضبطِ نفس اور حلم کا جو نمونہ دکھایا، میں اسے دیکھتا تھا اور اپنی حرکت پر منفعل ہوتا تھا۔اور مجھے خوشی بھی تھی کہ مَیں نے اپنے آپ کو بے غیرتی کا مجرم نہیں بنایا کہ وہ میرے سامنے حضرت کی شان میں ناگفتنی باتیں کہے اور مَیں سنتا رہوں۔کہتے ہیں گو بعد کی معرفت سے مجھ پر کھلا کہ حضرت کا ادب میرے اس جوش پر غالب آنا چاہئے تھا۔

(ماخوذازسیرت حضرت مسیح موعود مصنفہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی صفحہ 444-445)

یعنی ادب کا یہ تقاضا تھا کہ مَیں حضرت مسیح موعود کے سامنے بیٹھا تھا تو خاموش رہتا۔گو بے شک جوش میرے دل میں تھا۔بلکہ کئی ایسے موقعوں پر ایسے واقعات بھی ہوئے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کے (احباب) میں سے کسی نے اٹھ کے کسی پر زیادتی کی یا جوش دکھایا تو آپ نے اس پر ناپسندیدگی اور ناراضگی کا اظہار بھی فرمایا کہ غیروں کے ساتھ اس طرح نہیں کرنا چاہئے۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب بیان فرماتے ہیں کہ ایک روز ایک ہندوستانی جس کو اپنے علم پر بڑا ناز تھا اور اپنے تئیں جہاں گرد اور سرد و گرم زمانہ دیدہ و چشیدہ ظاہر کرتا تھا (اپنے آپ کو یہ سمجھتا تھا کہ مَیں دنیا میں بہت پِھرا ہوا ہوں اور بڑا زمانہ دیکھا ہوا ہے اور ہر چیز کا مجھے علم ہے۔) ہماری (۔) میں آیا اور حضرت سے آپ کے دعوے کی نسبت بڑی گستاخی سے بابِ کلام وا کیا۔تھوڑی گفتگو کے بعد کئی دفعہ کہا۔آپ اپنے دعویٰ میں کاذب ہیں۔حضرت مسیح موعود کے منہ پر کہتا تھا کہ آپ اپنے دعویٰ میں جھوٹے ہیں اور مَیں نے ایسے مکار بہت دیکھے ہیں۔(نعوذ باللہ)۔ اور مَیں تو ایسے کئی بغل میں دبائے پھرتا ہوں۔غرض ایسے ہی بیباکانہ الفاظ کہے۔مگر آپ کی پیشانی پر بَل تک نہ آیا۔بڑے سکون سے سُنا کئے،اور پھر بڑی نرمی سے اپنی نوبت پر کلام شروع کیا۔

کسی کا کلام کیسا ہی بیہودہ اور بے موقع ہو اور کسی کا کوئی مضمون نظم میں یا نثر میں کیسا ہی بے ربط اور غیر موزوں ہو، آپ نے سننے کے وقت یا بعد خلوت میں کبھی نفرت و ملامت کا اظہار نہیں کیا۔(نہ سننے کے وقت، نہ بعد میں۔کبھی علیحدگی میں اس شخص کے بارہ میں نفرت یا ملامت کا اظہار نہیں کیا)۔کہتے ہیں بسا اوقات بعض سامعین اس دل خراش لغو کلام سے گھبرا اٹھے اور آپس میں نفرین کے طور پر کانا پھوسی کی ہے۔اور مجلس کے برخاست ہونے کے بعد تو ہر ایک نے اپنے حوصلے اور ارمان بھی نکالے ہیں کہ یہ کیا بیہودگی ہو رہی تھی۔(جو بھی غصہ آپس میں باتیں کر کے نکال سکتے تھے نکالتے رہے۔) مگر مظہرِ خدا کے حلیم اور شاکر ذات نے کبھی بھی ایسا کوئی اشارہ کنایہ نہیں کیا۔یعنی حضرت مسیح موعود نے اشارۃً بھی کبھی بات نہیں کی کہ کون مجھے کیا کہہ گیا تھا؟

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود از مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی ۔صفحہ 44۔پبلشر ابوالفضل محمود۔قادیان)

پھر شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ہی بیان فرماتے ہیں کہ 29 جنوری 1904ء کا یہ واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کے حضور ایک گالیاں دینے والے اخبار کا تذکرہ آیا کہ فلاں اخبار جو ہے بڑی گالیاں دیتا ہے۔آپ نے فرمایا صبر کرنا چاہئے۔ان گالیوں سے کیا ہوتا ہے۔آپ نے فرمایا کہ ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت کے لوگ آپ کی مذمت کیا کرتے تھے اور آپ کو نعوذ باللہ مذمّم کہا کرتے تھے۔تو آپؐ ہنس کر فرمایا کرتے تھے کہ مَیں ان کی مذمت کو کیا کروں۔میرا نام تو اللہ تعالیٰ نے محمد رکھا ہوا ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)۔فرمایا کہ اسی طرح اللہ نے مجھے بھیجا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اور میری نسبت فرمایا ہے .... یعنی اللہ اپنے عرش سے تیری

حمد کرتا ہے، تعریف کرتا ہے اور یہ وحی براہین احمدیہ میں موجود ہے۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود مصنفہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی صفحہ 450)

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی پھر لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود پر بالمشافہ زبانی گندے حملے ہی نہ ہوتے تھے (یعنی کہ آمنے سامنے سے ہی گندے حملے نہیں ہوتے تھے) اور آپ کی جان پر اس طرح کے بازاری حملوں پر ہی اکتفا نہ کیا جاتا تھا۔ آپ کے قتل کے فتووں اور منصوبوں پر پھر اس کے لئے کوششوں کو ہی کافی نہیں سمجھا جاتا تھا۔ قتل کے لئے فتوے بھی موجود تھے۔ اس کے لئے منصوبے بھی بنائے گئے۔ کوششیں بھی کی گئیں اور صرف یہی نہیں بلکہ اخبارات اور خطوط میں بھی گالیوں کی بوچھاڑ کی جاتی تھی۔ اور پھر اسی پر بس نہیں۔ ایسے خطوط عموماً بے رنگ آپ کو بھیج دیئے جاتے تھے، یعنی جس پر ٹکٹ نہیں لگایا جاتا تھا۔ ڈاک کے ذریعے سے خط بھیجے جاتے تھے اور ٹکٹ نہیں لگایا جاتا تھا۔ اگر ٹکٹ نہ لگا ہوا خط آئے تو جو خط وصول کرتا ہے وہ اس ٹکٹ کی جو postal stamp ہے اس کے پیسے ادا کرتا ہے۔ سو لوگ اس طرح بغیر ٹکٹ لگائے خط بھیج دیا کرتے تھے اور اس کے پیسے بھی پھر اپنے پاس سے وصول کرنے والے کو دینے پڑتے تھے۔ یعنی حضرت مسیح موعود اس کی ادائیگی کرتے تھے۔ کہتے ہیں کہ خدا کا برگزیدہ ان خطوط کو ڈاک کا محصول اپنی گرہ سے ادا کر کے لیتا تھا (جیسا کہ مَیں نے بتایا) اور جب کھولتا تھا تو ان میں اول سے لے کر آخر تک گندی اور فحش گالیوں کے سوا کچھ نہ ہوتا تھا۔ آپ ان پر سے گزر جاتے اور ان شریروں اور شوخ چشموں کے لئے دعا کر کے ان کے خطوط ایک تھیلے میں ڈال دیتے تھے۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ان ایام میں اپنی مخالفت میں حد سے بڑھے ہوئے تھے۔ اور اس نے اپنی گالیوں پر اکتفا نہ کر کے سعد اللہ لدھیانوی، جعفر زٹلی اور بعض دوسرے بے باک آدمیوں کو اپنا رفیق اور معاون بنا رکھا تھا۔ وہ ہر قسم کی اہانت کرتے مگر خدا کے برگزیدہ کو اس کا شیریں کلام (.) تسلی دیتا اور کامل صبر سے ان گندی تحریروں پر سے گزر جاتے۔ ایک مرتبہ 1898ء میں مولوی محمد حسین صاحب نے اپنا ایک گالیوں کا بھرا ہوا رسالہ حضرت مسیح موعود کے حضور بھیجا۔ وہ لکھتے ہیں کہ مَیں نے 27 جولائی 1898ء کے الحکم میں اس کو درج کر دیا۔ کہتے ہیں کہ آج بھی میں تیس سال کے بعد حضرت مسیح موعود کے حوصلہ اور ضبط نفس اور توجہ الی اللہ پر غور کرتے ہوئے پڑھتا ہوں تو میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل جاتے ہیں۔ انہوں نے آگے شعر لکھا ہے کہ۔

دل میں اک درد اُٹھا آنکھوں میں آنسو بھر آئے
بیٹھے بیٹھے کیا جانئے ہمیں کیا یاد آیا

پُرانے واقعات یاد کر کے کہتے ہیں اب بھی مجھے رونا آ جاتا ہے۔

لکھتے ہیں کہ 25 جولائی 1898ء کا واقعہ ہے جبکہ ایک شخص محمد ولد چوغطہ قوم اعوان ساکن ہوگھڑ ضلع سیالکوٹ نے مولوی صاحب کا رسالہ حضرت مسیح موعود کے حضور پیش کیا جسے مولوی محمد حسین صاحب نے بھیجا تھا۔ آپ نے وہ رسالہ لانے والے قاصد کو اس پر ایک فقرہ لکھ کر واپس کر دیا اور وہی اس کا جواب تھا۔ (مولوی محمد حسین کا جو رسالہ لے کر ان کی طرف سے آیا تھا اس پر ایک فقرہ لکھا اور واپس کر دیا کہ لے جاؤ ان کو دے دو) اور جواب مذکور مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے حاضرین کو پڑھ کے سنایا، (جو جواب لکھا تھا وہ پھر مجلس میں پڑھ کے سنایا گیا) اور سب نے آمین کہی۔ حضرت مسیح موعود کا جواب یہ تھا کہ۔ وہ خط جو حضرت مسیح موعود کو مضمون لکھ کر بھیجا، اس پر آپ نے یہ جواب لکھ کر بھیج دیا کہ اے میرے ربّ! اگر یہ شخص اپنے اس قول میں جو اس نے کتاب میں لکھا ہے سچا ہے تو تُو اس کو معزز اور مکرم بنا دے۔ اور اگر جھوٹا ہے تو پھر آپ ہی اس سے مؤاخذہ کر اور اس جھوٹ کی وجہ سے پکڑ۔ آمین۔ اس سے زیادہ کوئی بات نہیں کی۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود مصنفہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی صفحہ 462-463)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں کہ ’’مجھے چوہدری حاکم علی صاحب نے بتایا کہ ایک دفعہ حضرت صاحب بڑی (بیت) میں کوئی لیکچر یا خطبہ دے رہے تھے کہ ایک سکھ (۔) میں گھس آیا اور سامنے کھڑا ہو کر حضرت صاحب کو اور آپ کی جماعت کو سخت گندی اور فحش گالیاں دینے لگا۔ اور ایسا شروع ہوا کہ بس چُپ ہونے میں ہی نہ آتا تھا۔ مگر حضرت صاحب خاموشی کے ساتھ سنتے رہے۔ اس وقت بعض طبائع میں اتنا جوش تھا کہ حضرت صاحب کی اجازت ہوتی تو اس کی وہیں تکہ بوٹی اُڑ جاتی۔ مگر آپ سے ڈر کر سب خاموش تھے۔ آخر جب اس فحش زبانی کی حد ہو گئی تو حضرت صاحب نے فرمایا۔ دو آدمی اسے نرمی سے پکڑ کر (۔) سے باہر نکال دیں مگر اسے کچھ نہ کہیں۔ اگر یہ نہ جاوے تو حاکم علی سپاہی کے سپرد کر دیں‘‘۔

(سیرت المہدی جلد اول حصہ اول صفحہ 257-258 روایت نمبر 281 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ مجھے حافظ روشن علی صاحب نے بتایا کہ جب منارۃ المسیح کے بننے کی تیاری ہوئی تو قادیان کے لوگوں نے افسران گورنمنٹ کے پاس شکایتیں کیں کہ اس منارہ کے بننے سے ہمارے مکانوں کی پردہ دری ہوگی۔ (بے پردگی ہوگی) چنانچہ گورنمنٹ کی طرف سے ایک ڈپٹی قادیان آیا اور حضرت مسیح موعود کو (۔) مبارک کے ساتھ والے حجرے میں ملا۔ اس وقت قادیان کے بعض لوگ جو شکایت کرنے والے تھے، وہ بھی اس کے ساتھ تھے۔ حضرت صاحب سے ڈپٹی کی باتیں ہوتی رہیں اور اسی گفتگو میں حضرت صاحب نے ڈپٹی کو مخاطب کر کے فرمایا کہ یہ بڈھا مل بیٹھا ہے (ایک ہندو تھا اس کا نام تھا بڈھا مل) آپ اس سے پوچھ لیں کہ بچپن سے لے کر آج تک کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ اسے فائدہ پہنچانے کا مجھے کوئی موقع ملا ہو اور مَیں نے فائدہ پہنچانے میں کوئی کمی کی ہو، (یعنی وہ شخص جو ہندو تھا کبھی ایسا نہیں ہوا کہ مجھے اس کو فائدہ پہنچانے کا موقع ملا ہو اور پھر مَیں نے اس میں کوئی کمی کی ہو بلکہ ہمیشہ اسے فائدہ پہنچایا ہے) اور پھر فرمایا کہ اسی سے پوچھیں کہ کبھی ایسا ہوا ہے کہ مجھے تکلیف دینے کا اسے کوئی موقع ملا ہو تو اس نے مجھے تکلیف پہنچانے میں کوئی کسر چھوڑی ہو۔ (یعنی وہ جب بھی اس کو موقع ملا اس نے ہمیشہ حضرت مسیح موعود کو تکلیف پہنچائی لیکن حضرت مسیح موعود نے اس کے جواب میں جب بھی موقع ملا اسے فائدہ پہنچایا۔) حافظ صاحب نے بیان کیا کہ مَیں اُس وقت بڈھا مل کی طرف دیکھ رہا تھا (وہ شخص وہیں سامنے بیٹھا ہوا تھا)۔ اُس نے شرم کے مارے اپنا سر نیچے اپنی رانوں میں دبایا ہوا تھا۔ اپنے گھٹنوں میں سر دیا ہوا تھا۔ اور اس کے چہرے کا رنگ سفید پڑ گیا تھا۔ وہ ایک لفظ بھی نہیں بول سکا۔

(سیرۃ المہدی جلد اول حصہ اول صفحہ 138-139 روایت نمبر 148 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

سچائی کے سامنے اگر اس طرح آمنے سامنے ہو جائیں تو کسی میں شرافت کی ہلکی سی بھی رمق ہو، بے شک نقصان پہنچانے والا دشمن ہی ہو۔ تو وہ ایک لفظ بھی نہیں بول سکتا۔ آج کل کے جو دشمن ہیں ان کے اخلاق تو بالکل ہی تباہ و برباد ہو کر رہ گئے ہیں۔ ان میں ذرا سی بھی شرافت کی رمق نہیں۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی بیان فرماتے ہیں کہ 13 فروری 1903ء کو ایک ڈاکٹر صاحب لکھنؤ سے تشریف لائے۔ بقول ان کے وہ بغدادی الاصل تھے۔ اور عرصے سے لکھنؤ میں مقیم تھے۔ انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ چند احباب نے ان کو حضرت مسیح موعود کی خدمت میں بغرضِ دریافتِ حال بھیجا ہے۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود سے پھر سوال و جواب کا سلسلہ شروع کیا۔ اُن کے بیان میں شوخی، استہزاء اور بیباکی تھی۔ حضرت مسیح موعود نے اس کی کچھ بھی پرواہ نہ کی اور ان کی باتوں کا جواب دیتے تھے۔ سلسلہ کلام میں ایک موقع پر انہوں نے سوال کیا کہ عربی میں آپ کا دعویٰ ہے کہ مجھ سے زیادہ فصیح کوئی نہیں لکھ سکتا۔ (سوال کرنے والے نے کہا کہ آپ کہتے ہیں

کہ مجھ سے زیادہ فصیح عربی کوئی نہیں لکھ سکتا)۔حضرت مسیح موعود نے کہا کہ ہاں۔میرا دعویٰ ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے عربی زبان سکھائی ہے۔کوئی نہیں لکھ سکتا۔اس پر نووارد نے نہایت ہی شوخی سے مستہزیانہ طریق پر (استہزاء کرتے ہوئے) کہا کہ بے ادبی معاف۔آپ کی زبان سے تو ق (قاف) بھی نہیں نکل سکتا۔(اس نے آگے سے حضرت مسیح موعود کو جواب دیا کہ آپ کہتے ہیں کہ مَیں بڑی اچھی عربی لکھ سکتا ہوں، میرے سے زیادہ کوئی نہیں لکھ سکتا۔لیکن آپ کی زبان سے تو عربی میں ق (قاف) بھی ادا نہیں ہوتا)۔شیخ صاحب کہتے ہیں کہ مَیں خود اس مجلس میں موجود تھا۔اس کا طریقِ بیان بہت کچھ دُکھ دہ تھا۔ایسا تکلیف دہ تھا کہ ہم اسے برداشت نہ کر سکتے تھے۔مگر حضرت کے حلم کی وجہ سے خاموش تھے۔لیکن حضرت صاحبزادہ مولانا عبداللطیف صاحب شہید مرحوم ضبط نہ کر سکے۔وہ بھی وہاں مجلس میں بیٹھے تھے۔وہ اس کی طرف لپک کر بولے کہ یہ حضرت اقدس ہی کا حوصلہ ہے۔سلسلہ کلام کسی قدر بڑھ گیا (یعنی مولوی عبداللطیف صاحب شہید اور اس شخص کے درمیان تلخی زیادہ بڑھ گئی) اور یہ کہتے ہیں کہ قریب تھا دونوں گتھم گتھا ہو جائیں۔حضرت مسیح موعود نے اپنے مخلص اور جانثار غیور فدائی کو روک دیا۔اس پر نووارد صاحب نے حضرت مسیح موعود کو مخاطب کر کے کہا کہ استہزاء اور گالیاں سننا انبیاء کا ورثہ ہے۔حضرت اقدس نے فرمایا کہ ہم تو ناراض نہیں ہوتے۔

(ماخوذ از سیرت المہدی حصہ اول۔ صفحہ 138-139۔ روایت نمبر 148۔ جدید ایڈیشن۔ مطبوعہ ربوہ)

یہاں تو خاکساری ہے (یعنی میری طرف سے تو خاکساری ہے، میں تو اس بات پر ناراض نہیں ہوا۔اگر مولوی صاحب نے کچھ کیا تو انہوں نے اپنے دل کا جوش نکالا اور مَیں نے ان کو روک دیا)۔وہ آگے لکھتے ہیں کہ جب اس نے ق (قاف) ادا نہ کرنے کا حملہ کیا تو حضرت اقدس نے فرمایا کہ لکھنؤ کا رہنے والا تو نہیں ہوں کہ میرا لہجہ لکھنوی ہو۔مَیں تو پنجابی ہوں۔فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر بھی یہ اعتراض ہوا کہ لَا یَکَادُ یُبِیْنُ (الزخرف:53) اور احادیث میں مہدی کی نسبت بھی آیا ہے کہ اس کی زبان میں لکنت ہوگی۔حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب سے جب یہ واقعہ پیش آیا تو حضرت نے اپنی جماعتِ موجودہ کو (جو لوگ وہاں بیٹھے تھے ان کو) خطاب کر کے فرمایا کہ میرے اصول کے موافق اگر کوئی مہمان آوے اور سبّ وشتم تک بھی نوبت پہنچ جاوے (یعنی گالیوں تک بھی نوبت جاوے) تو اس کو گوارا کرنا چاہئے کیونکہ وہ مُریدوں میں تو داخل نہیں ہے۔ہمارا کیا حق ہے کہ ہم اس سے وہ ادب اور ارادت چاہیں جو مُریدوں سے چاہتے ہیں۔یہ بھی ان کا احسان سمجھتے ہیں کہ نرمی سے باتیں کریں۔فرمایا کہ پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زیارت کرنے والے کا تیرے پر حق ہے۔مَیں سمجھتا ہوں کہ اگر مہمان کو ذرا سا بھی رنج ہو تو وہ معصیت میں داخل ہے۔اس لئے مَیں چاہتا ہوں کہ آپ ٹھہریں چونکہ کلمہ کا اشتراک ہے یعنی کہ نرمی دکھائیں۔کلمہ تو ہمارا ایک ہے۔جب تک یہ نہ سمجھیں۔جو کہیں اُن کا حق ہے۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود مصنفہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی صفحہ 451تا453)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں کہ میر شفیع احمد صاحب محقق دہلوی نے مجھ سے بذریعہ خط بیان کیا کہ جب آخری دفعہ حضرت مسیح موعود لاہور جا کر ٹھہرے تو میں ان دنوں خواجہ صاحب کا، (خواجہ کمال الدین صاحب کا) ملازم تھا اور حضرت صاحب کی ڈاک لا کر حضور کو پہنچایا کرتا تھا۔اور ڈاک میں دو تین خط بے رنگ ہوا کرتے تھے۔(جیسا کہ پہلے ذکر آ چکا ہے۔بے رنگ خط جو ہوتے تھے ان میں عموماً گالیاں ہوا کرتی تھیں اور اپنے پاس سے پیسے دے کر اُن خطوں کو وصول کرنا پڑتا تھا۔) کہتے ہیں دو تین خط بے رنگ ہوا کرتے تھے جو مَیں وصول کر لیا کرتا تھا اور حضرت صاحب کو پہنچا دیا کرتا تھا۔(وہ خط مَیں ڈاکخانہ سے وصول کرتا تھا اور حضرت صاحب کو پہنچا دیا کرتا تھا) اور حضرت صاحب مجھے ان کے پیسے دے دیا کرتے تھے۔ایک دن مَیں نے خواجہ صاحب کے سامنے بے رنگ خط وصول کئے تو خواجہ صاحب نے مجھے روکا کہ بے رنگ خط مت لو۔مَیں نے کہا مَیں تو ہر روز وصول کرتا ہوں اور حضرت صاحب کو پہنچاتا ہوں اور حضرت نے مجھے کبھی نہیں روکا۔مگر اس پر بھی مجھے خواجہ صاحب نے سختی کے ساتھ روک دیا کہ یہ بے رنگ خط وصول نہیں کرنے۔جب مَیں حضرت مسیح موعود کو ڈاک پہنچانے گیا تو مَیں نے عرض کی کہ حضور! آج مجھے خواجہ صاحب نے بے رنگ خط وصول کرنے سے سختی سے روک دیا ہے۔حضور فرمائیں تو اب بھی بھاگ کر ڈاکخانے سے لے آؤں؟ حضرت صاحب مسکرائے اور فرمانے لگے کہ ان بے رنگ خطوں میں سوائے گالیوں کے کچھ نہیں ہوتا۔اور یہ خط گمنام ہوتے ہیں۔(نام بھی نہیں لکھا ہوتا۔) اگر یہ لوگ اپنا پتہ لکھ دیں تو ہم انہیں سمجھا سکیں مگر شاید یہ لوگ ڈرتے ہیں کہ ہم ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی نہ کریں۔حالانکہ ہمارا کام مقدمہ کرنا نہیں ہے۔کہتے ہیں اس دن کے بعد سے پھر میں نے بے رنگ خط وصول کرنے چھوڑ دیئے۔

(ماخوذ از سیرت المہدی جلد اول حصہ دوم روایت نمبر455 صفحہ 434 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ رسول بی بی صاحبہ بیوہ حافظ حامد علی صاحب نے بواسطہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ مولوی فاضل مجھ سے بیان کیا کہ بعض دفعہ مرزا نظام الدین کی طرف سے کوئی رذیل آدمی اس بات پر مقرر کر دیا جاتا تھا کہ وہ حضرت مسیح موعود کو گالیاں دے۔(اُن کے چچا زاد تھے جو اسلام سے بھی برگشتہ تھے۔وہ کسی کو مقرر کر دیا کرتے تھے کہ حضرت مسیح موعود کو گالیاں دو۔) چنانچہ بعض دفعہ ایسا ہوا کہ ساری رات وہ شخص گالیاں نکالتا رہتا تھا۔(جس کو مقرر کیا گیا ہے، وہ آپ کے گھر کے سامنے کھڑا ہے، ساری رات اونچی اونچی گالیاں نکالتا چلا جا رہا ہے)۔اور جب سحری کا وقت ہوتا تو حضرت مسیح موعود دادی صاحبہ کو کہتے کہ اب اس کو کھانے کو کچھ دو کہ یہ ساری رات گالیاں نکال نکال کے تھک گیا ہوگا۔اس کا گلا خشک ہو گیا ہوگا۔وہ کہتی ہیں کہ مَیں حضرت صاحب کو کہتی کہ ایسے کمبخت کو کچھ نہیں دینا چاہئے تو آپ فرماتے ہم اگر کوئی بدی کریں گے تو خدا دیکھتا ہے اور ہماری طرف سے کوئی بات نہیں ہونی چاہئے۔

(سیرت المہدی جلد دوم حصّہ چہارم۔ روایت نمبر 1130 صفحہ نمبر 102 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

مولوی عبدالکریم صاحب بیان کرتے ہیں کہ مجلس میں آپ کسی دشمن کا ذکر نہیں کرتے اور جو کسی کی تحریک سے ذکر آ جائے تو بُرے نام سے یاد نہیں کرتے۔(اوّل تو مجلس میں کسی دشمن کا ذکر ہی نہیں کرتے اور اگر ذکر آ بھی جائے تو کبھی یہ نہیں ہوا کہ اس کو کسی بُرے نام سے پکارا ہو)۔یہ ایک بیّن ثبوت ہے کہ آپ کے دل میں کوئی جلانے والی آگ نہیں۔ورنہ جس طرح کی ایذا قوم نے دی ہے اور جو سلوک مولویوں نے کیا ہے اگر آپ اسے واقعی دنیا دار کی طرح محسوس کرتے تو رات دن کُڑھتے رہتے۔اور ہیر پھیر کر انہی کا مذکور درمیان میں لاتے۔اور یوں حواس پریشان ہو جاتے اور کاروبار میں خلل آ جاتا۔..........مگر میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ ناپاک پرچہ اوقاتِ گرامی میں کوئی بھی خلل کبھی بھی ڈال نہیں سکا۔تحریر میں ان موذیوں کا برمحل ذکر کوئی دیکھے تو یہ شاید خیال کرے کہ رات دن اِنہی مفسدین کا آپ ذکر کرتے ہوں گے۔(اگر کبھی تحریر میں کسی بات میں ان لوگوں کا ذکر کر دیا تو شاید خیال آئے کہ رات دن شاید انہی لوگوں کا آپ کے دل میں خیال ہوتا ہوگا، تب یہ کتابوں میں ذکر ہو گیا۔کہتے ہیں، نہیں اس طرح کبھی نہیں ہوا) بلکہ ایک مجسٹریٹ کی طرح جو ایک مفوضہ ڈیوٹی سے فارغ ہو کر پھر کسی کی ڈگری یا dissmis یا سزا سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔وہ تو اس طرح کرتے تھے کہ جس طرح ایک مجسٹریٹ کرتا ہے، کوئی سرکاری افسر کرتا ہے کہ جو بھی اس کے فرائض میں شامل ہے وہ فیصلہ کر دیا تو پھر اُس کے بعد اُس کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔(یہی حال آپ کا تھا۔کتاب میں لکھنا تھا، لکھنے کی ضرورت محسوس کی، لکھ دیا۔لیکن یہ نہیں ہے کہ پھر مجلسوں میں اور محفلوں میں اس کا ہی ذکر چلتا رہا ہے)۔کہتے ہیں کہ اور نہ اسے

(جس طرح مجسٹریٹ کو) درحقیقت کسی سے ذاتی لگاؤ یا اشتعال ہوتا ہے اسی طرح حضرت صاحب بھی تحریر میں ابطالِ باطل اور احقاقِ حق کے لئے لوجہ اللہ لکھتے تھے۔(یعنی کہ حق کو ظاہر کرنے کے لئے اور جھوٹ کو جھٹلانے کے لئے، اس کی حقیقت بیان کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی خاطر لکھتے تھے۔اس سے زیادہ کچھ نہیں تھا)۔آپ کے نفس کا اس میں کوئی دخل نہیں ہوتا تھا۔ایک روز فرمایا، مَیں اپنے نفس پر اتنا قابو رکھتا ہوں اور خدا تعالیٰ نے میرے نفس کو ایسا (۔) بنایا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک سال بھر میرے سامنے بیٹھ کر میرے نفس کو گندی سے گندی گالی دیتا رہے، آخر وہی شرمندہ ہو گا۔اور اسے اقرار کرنا پڑے گا کہ وہ میرے پاؤں جگہ سے اکھاڑ نہ سکا۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود از مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی صفحہ 51-52 ۔پبلشرز ابوالفضل محمود قادیان)

حضرت میاں بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں کہ ہماری جماعت کے اکثر پرانے دوست حضرت مسیح موعود کے چچا زاد بھائیوں مرزا امام الدین صاحب اور مرزا نظام الدین صاحب کو جانتے ہیں۔ یہ دونوں اپنی بے دینی اور دنیا داری کی وجہ سے حضرت مسیح موعود کے سخت ترین مخالف تھے۔ بلکہ حقیقتاً وہ (۔) کے ہی دشمن تھے۔ایک دفعہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کو نقصان پہنچانے کے لئے حضور کے گھر کے سامنے (۔) مبارک کے قریب دیوار کھینچ کر راستہ بند کر دیا۔ یہ مشہور واقعہ ہے۔اس کی وجہ سے نمازیوں کو دِقّت ہوتی تھی۔ملاقاتیوں کو جو حضرت مسیح موعود کو ملنے جو آتے تھے آنے جانے میں دِقّت ہوتی تھی۔اور تھوڑی سی جماعت جو تھی وہ سخت مشکل میں گرفتار تھے بلکہ سخت مصیبت میں گرفتار تھے گویا کہ قید ہو گئے تھے۔اس وجہ سے وکلاء کے مشورے سے قانونی چارہ جوئی کرنا پڑی اور لمبا عرصہ یہ مقدمہ چلتا رہا۔پھر آخر اللہ تعالیٰ کی بشارت کے مطابق حضرت مسیح موعود کو اس مقدمے سے فتح ہوئی اور دیوار گرائی گئی۔حضرت مسیح موعود کے وکیل نے حضور سے اجازت لینے، بلکہ اطلاع تک دینے کے بغیر مرزا امام دین صاحب اور نظام دین صاحب کے خلاف خرچے کی ڈگری کر دی اور اس کی وجہ سے ان کی جو جائیداد تھی اس کی قرقی کا حکم جاری ہو گیا۔اور (ان کے پاس) مرزا صاحبان کے پاس تو کچھ بھی نہیں تھا جو دیتے۔انہوں نے باوجود ساری دشمنی کے جب فیصلہ حضرت مسیح موعود کے حق میں ہو گیا تو پھر لجاجت سے یہ خط لکھا کہ بھائی ہو کر اس قرقی کے ذریعے ہمیں کیوں ذلیل کرتے ہو۔حضرت مسیح موعود کو ان حالات کا علم ہوا تو آپ وکیل پر سخت ناراض ہوئے کہ مَیں نے کب کہا تھا کہ یہ مقدمہ کرو؟ فوراً یہ واپس لیا جائے اور ان کو جواب بھیجا کہ آپ بالکل مطمئن رہیں۔کوئی قرقی وغیرہ نہیں ہو گی۔ یہ ساری کارروائی میرے علم کے بغیر ہوئی ہے۔

(ماخوذ از سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے صفحہ 59-60۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اس روایت کے بارہ میں لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کو عشاء کے وقت اللہ تعالیٰ نے بذریعہ الہام یا خواب یہ اطلاع دی تھی کہ یہ بار ان پر بہت زیادہ ہے اور اس کی وجہ سے مخالف رشتہ دار بہت تکلیف میں ہیں (اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ اطلاع دی کہ عدالت کا قُرقی کا، جائیداد بیچنے کا جو حکم ہوا یہ ان پر بہت زیادہ بار ہے اور اس کی وجہ سے رشتے دار تکلیف میں ہیں)۔حضرت مسیح موعود فرماتے تھے کہ مجھے ساری رات نیند نہیں آئے گی۔اسی وجہ سے فوراً آدمی بھیجا کہ جو ان کو جا کر بتا دے کہ تمہیں سارا خرچ معاف ہے کوئی قرقی وغیرہ نہیں ہو گی۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلددوم صفحہ 81۔مطبوعہ ربوہ)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب کے زمانے میں خصوصاً ابتدائی ایام میں قادیان کے لوگوں کی طرف سے جماعت کو سخت تکلیف دی جاتی تھی۔ مرزا امام دین صاحب (جن کا پہلے ذکر ہو چکا ہے) اور مرزا نظام دین صاحب وغیرہ کی انگیخت سے قادیان کی پبلک خصوصاً سکھ ایذاء رسانی پر تلے ہوئے تھے۔ وہ لوگ ان لوگوں کو، سکھوں کو بھڑکاتے تھے اور وہ خاص طور پر احمدیوں کو یا جو بھی شخص حضرت مسیح موعود سے ملنے آتا تھا اُسے بہت تکلیفیں دیا کرتے تھے۔اور صرف باتوں تک ایذاء رسانی محدود نہیں تھی بلکہ دنگا فساد کرنے اور زدوکوب تک نوبت پہنچ جاتی تھی۔ مار پیٹ تک ہو جاتی تھی۔اگر کوئی احمدی مہاجر بھولے سے کسی زمیندار کے کھیت میں رفع حاجت کے واسطے چلا جاتا (ہمارے دیہاتوں کے رہنے والے جانتے ہیں کہ وہاں تو باقاعدہ انتظام نہیں ہوتا) تو وہ سکھ جو تھے انہیں مجبور کرتے تھے کہ اپنے ہاتھ سے اپنا گند اٹھائیں اور کئی دفعہ معزز احمدی اُن کے ہاتھوں سے مار بھی کھاتے تھے، پِٹ جاتے تھے۔اور اگر کوئی احمدی ڈھاب میں سے کچھ مٹی لینے لگتا تو یہ لوگ مزدوروں سے ٹوکریاں اور کدالیں چھین کر لے جاتے اور اُن کو وہاں سے نکال دیتے۔اور اگر کوئی سامنے سے کچھ بولتا تو گندی اور فحش قسم کی گالیوں کے علاوہ اسے مارنے کے واسطے تیار ہو جاتے۔کہتے ہیں آئے دن یہ شکایتیں حضرت صاحب کے پاس پہنچتی رہتی تھیں، مگر آپ ہمیشہ یہی فرماتے کہ صبر کرو۔لوگوں کو ہمیشہ یہی نصیحت کی کہ گالیاں سنو۔ بے شک ماریں کھاؤ۔بس صبر کرو۔بعض جوشیلے احمدی حضرت صاحب کے پاس آتے اور عرض کرتے کہ حضور ہم کو صرف ان کے مقابلہ کی اجازت دے دیں اور بَس پھر ہم ان کو خود سیدھا کر لیں گے۔حضور فرماتے: نہیں، صبر کرو۔ایک دفعہ سید احمد نور مہاجر کابلی نے اپنی تکلیف کا اظہار کیا۔(کابل کے رہنے والے تھے، پٹھان تھے) اور مقابلے کی اجازت چاہی۔غصے کی طبیعت تھی۔حضرت صاحب نے فرمایا دیکھو اگر امن اور صبر کے ساتھ یہاں رہنا ہے تو یہاں رہو اور اگر لڑنا ہے اور صبر نہیں کر سکتے تو کابل چلے جاؤ۔چنانچہ یہ اسی تعلیم کا نتیجہ تھا کہ بڑے بڑے معزز احمدی جو کسی دوسرے کی ذرا سی بات بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے وہ ذلیل و حقیر لوگوں کے ہاتھ سے تکلیف اور ذلت اٹھاتے تھے اور دَم نہ مارتے تھے۔مگر ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ ایک غریب احمدی نے اپنے مکان کے واسطے ڈھاب سے کچھ بَھرتی اٹھائی (مکان کے لئے اس نے کچھ مٹی اُٹھائی۔) تو سکھ وغیرہ ایک بڑا جتھہ بنا کر اور لاٹھیوں سے مسلح ہو کر اُن کے مکان پر حملہ آور ہو گئے۔ پہلے تو احمدی بچتے رہے لیکن جب انہوں نے بے گناہ آدمیوں کو مارنا شروع کیا اور مکان کو بھی نقصان پہنچانے لگے تو بعض احمدیوں نے بھی مقابلہ کیا جس پر طرفین کے آدمی زخمی ہوئے اور بالآخر حملہ آوروں کو بھاگنا پڑا۔ چنانچہ یہ پہلا موقعہ تھا کہ قادیان کے غیر احمدیوں کو عملاً پتہ لگا کہ احمدیوں کا ڈر اُن سے نہیں بلکہ اپنے امام سے ہے۔اس کے بعد پولیس نے اس واقعہ کی تحقیقات شروع کی اور چونکہ احمدی سراسر مظلوم تھے اور غیر احمدی جتھہ بنا کر ایک احمدی کے مکان پر جارحانہ طور پر لاٹھیوں سے مسلح ہو کر حملہ آور ہوئے تھے اس لئے پولیس باوجود مخالف ہونے کے اُن کا چالان کرنے پر مجبور تھی۔ جب ان لوگوں نے دیکھا کہ اب ہتھکڑی لگتی ہے تو اُن کے آدمی حضرت صاحب کے پاس دوڑے آئے کہ ہم سے قصور ہو گیا ہے۔حضور ہمیں معاف کر دیں۔حضرت مسیح موعود نے معاف کر دیا۔

(ماخوذ از سیرت المھدی جلد اول حصہ اول روایت نمبر 140۔صفحہ 129 تا 131 مطبوعہ ربوہ)

حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی لکھتے ہیں کہ میرٹھ سے احمد حسین شوکت نے ایک اخبار شحنۂ ہند جاری کیا ہوا تھا۔ یہ شخص اپنے آپ کو مجدد السنۃ المشرقیہ کہا کرتا تھا۔(یعنی کہ مشرقی زبانوں کا مجدد)۔حضرت مسیح موعود کی مخالفت میں اس نے اپنے اخبار کا ایک ضمیمہ جاری کیا جس میں ہر قسم کے گندے مضامین مخالفت میں شائع کرتا۔اور اس طرح پر جماعت کی دل آزاری کرتا۔میرٹھ کی جماعت کو خصوصیت سے تکلیف ہوتی۔کیونکہ وہاں سے ہی وہ گندہ پرچہ نکلتا تھا۔ 2/اکتوبر 1902ء کا واقعہ ہے کہ میرٹھ کی جماعت کے پریذیڈنٹ جناب شیخ عبدالرشید صاحب جو ایک معزز زمیندار اور تاجر ہیں تشریف فرما تھے۔حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کیا کہ مَیں نے ارادہ کیا ہے کہ ضمیمہ شحنۂ ہند کے توہین آمیز مضامین پر عدالت میں نالش کر دوں۔حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ ہمارے لئے خدا کی عدالت کافی ہے۔یہ گناہ میں داخل ہو گا اگر ہم خدا کی تجویز پر تقدم کریں۔اس لئے ضروری ہے کہ صبر اور برداشت سے کام لیں۔(کیونکہ ایسا گندہ لٹریچر تھا کہ جو لوگ گندگی کے لحاظ سے اُس لٹریچر سے واقف ہیں، وہ کہیں گے کہ اس پر ضرور مقدمہ ہونا

چاہئے تھا)۔ (ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود مصنفہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی صفحہ 113-114)

پھر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب حضرت مسیح موعود کی ایک نصیحت جو آپ نے اپنی جماعت کو کی لکھتے ہیں۔ مفتی محمد صادق صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ میاں الہ دین صاحب عرف فلاسفر نے جن کی زبان کچھ آزاد واقع ہوئی ہے، مولوی عبدالکریم صاحب کی کچھ گستاخی کی جس پر مولوی صاحب کو غصہ آ گیا۔ انہوں نے فلاسفر صاحب کو تھپڑ مار دیا۔ اس پر فلاسفر اور تیز ہو گیا اور بُرا بھلا کہنے لگا۔ جس پر بعض لوگوں نے اس فلاسفر کو خوب اچھی طرح مارا پیٹا۔ اس پر اس نے چوک میں کھڑے ہو کر رونا چلانا شروع کر دیا۔ اتنی آواز بلند ہوئی کہ حضرت مسیح موعود کے کانوں تک آواز پہنچ گئی۔ آپ نماز مغرب سے قبل (۔) میں تشریف لائے تو آپ کے چہرے پر ناراضگی کے آثار تھے اور آپ (۔) میں ادھر اُدھر ٹہلنے لگے۔ اس وقت حضرت مولوی عبدالکریم صاحب بھی موجود تھے۔ آپ نے فرمایا کہ اس طرح کسی کو مارنا بہت ناپسندیدہ فعل ہے اور یہ بہت بُری حرکت کی گئی ہے۔ مولوی صاحب نے فلاسفر کا گستاخانہ رویہّ اور اپنی بریّت کے متعلق کچھ عرض کیا۔ آپ نے بڑے غصے میں فرمایا بہرحال یہ ناواجب بات ہوئی ہے۔ جب خدا کا رسول آپ لوگوں کے اندر موجود ہے تو آپ کو خود بخود اپنی رائے سے کوئی فعل نہیں کرنا چاہئے تھا بلکہ مجھ سے پوچھنا چاہئے تھا۔ کہتے ہیں کہ ان باتوں پر مولوی صاحب رو پڑے اور حضرت صاحب سے معافی مانگی اور اس کے بعد مارنے والے ساروں نے، اس فلاسفر سے جس کو مارا تھا جا کر معافی مانگی اور اس کو راضی کیا بلکہ لکھا ہے کہ اُس کو دودھ وغیرہ بھی پلایا۔

(ماخوذ از سیرت المھدی حصہ دوم جلد اول روایت نمبر 437۔ صفحہ 394-395 مطبوعہ ربوہ)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

’’اے تمام لوگو! سُن رکھو کہ یہ اُس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلاوے گا اور حجت اور برہان کے رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دِن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہو گا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائیگی۔ اگر اب مجھ سے ٹھٹھا کرتے ہیں تو اس ٹھٹھے سے کیا نقصان؟ کیونکہ کوئی نبی نہیں جس سے ٹھٹھا نہیں کیا گیا۔ پس ضرور تھا کہ مسیح موعود سے بھی ٹھٹھا کیا جاتا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (۔) (یٰسٓ: 31) پس خدا کی طرف سے یہ نشانی ہے کہ ہر ایک نبی سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے۔............ اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہو گا اور ایک ہی پیشوا۔ مَیں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اُس کو روک سکے‘‘۔

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 66-67)

اب جو یہ احمدیوں کو کہتے ہیں، اعتراض کرتے ہیں اور بعض کمزور طبع ان غیروں کی باتوں میں آ جاتے ہیں کہ تم لوگ کب تک صبر کرتے رہو گے۔ مَیں نے پچھلے (خطبہ) میں بھی ذکر کیا تھا۔ پتہ نہیں یہ جو ہمارے نام نہاد ہمدردی کرنے والے ہیں ان کو ہماری اتنی فکر کیوں ہے؟ اپنے آپ کو سنبھالیں اور اپنی عاقبت کی فکر کریں کہ اپنی عاقبت خراب نہ ہو رہی ہو۔ حضرت مسیح موعود نے یہ نہیں فرمایا کہ یہ مشکلات اور مخالفتیں تھوڑے عرصے میں دور ہو جائیں گی اور احمدیت کی اکثریت دنیا میں تیس سال یا چالیس سال یا سو سال میں ہو جائے گی بلکہ فرمایا کہ ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہو گی (اور یہ حوالہ جو آپ نے لکھا ہے یہ تذکرۃ الشہادتین کا ہے جو 1903ء میں لکھی گئی تھی۔ یعنی ایک سو سات سال پہلے)۔ اور آج جماعت احمدیہ تمام مخالفتوں سے صبر اور دعا کے ساتھ گزرتی ہوئی اللہ تعالیٰ کے فضل سے 198 ممالک میں پہنچ چکی ہے، اور روز بروز یہ جماعت ترقی کر رہی ہے اور آج ہم دنیا کے ہر خطہ میں جماعت احمدیہ کو دیکھ رہے ہیں۔ اور اس ترقی نے ہی دشمن کو بوکھلا دیا ہے۔ یہ جو مخالفتیں بڑھ رہی ہیں، دشمنیاں بڑھ رہی ہیں، جماعت کے خلاف منصوبہ بندیاں بڑھ رہی ہیں، یہ صرف اس لئے ہیں کہ جماعت ان کو پھیلتی نظر آ رہی ہے۔ پس یہ تخم جو حضرت مسیح موعود نے بویا تھا جیسا کہ آپ نے فرمایا وہ تو پھل پھول رہا ہے۔ ہاں قانونِ قدرت ہے کہ سرسبز اور پھلنے والے جو درخت ہوتے ہیں اُن میں بھی بعض دفعہ اِکّا دُکّا خشک ٹہنیاں نظر آنے لگ جاتی ہیں تو درخت کا جو مالک ہے وہ ایسی ٹہنیوں کو کاٹ کر پھینک دیتا ہے اور اس سے درخت کے پھل پھول لانے میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ پس حضرت مسیح موعود کا لگایا ہوا یہ سرسبز درخت جو ہے یہ تو صبر اور دعا کے پانی سے سینچا جا رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ پھلتا پھولتا رہے گا۔ جو شاخ بھی اس پانی سے فیض حاصل نہیں کرے گی، اُس کی حالت سوکھی ٹہنی کی طرح ہو گی اور وہ کٹ جائے گی، کاٹ دی جائے گی۔ پس ان حالات میں جبکہ احمدیت کی مخالفت میں جیسا کہ میں نے کہا تیزی آئی ہے اور مزید مخالفت بڑھ رہی ہے بلکہ بعض جگہ جہاں افریقن ممالک میں کم ہو گئی تھی، وہاں دوبارہ شروع ہوئی ہے۔ تو صبر اور دعا کے ساتھ ہر احمدی اللہ تعالیٰ سے پہلے سے بڑھ کر مدد مانگے اور اس سرسبز اور بڑھنے اور پھلنے اور پھولنے والے درخت کا حصہ بنا رہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

رفیق حضرت مسیح موعود

حضرت منشی رستم علی صاحب

حضرت منشی رستم علی صاحب مدار ضلع جالندھر کے رہنے والے تھے۔ براہین احمدیہ کے دور میں حضرت اقدس سے عقیدت ہوئی اور پھر اس تعلق کو تا دم آخر نہایت اخلاص و وفا سے نبھایا۔ حضرت اقدس کے دل میں آپ کے لیے بہت محبت تھی جس کا اظہار حضور کے آپ کے نام مکتوبات میں ملتا ہے، 1886ء میں حضرت اقدس نے حصول نشان (جو بعد میں پیشگوئی مصلح موعود کی صورت میں ظاہر ہوا) کے لئے جب سفر کا ارادہ کیا تو اس سفر کی اطلاع بعض چنیدہ دوستوں کو دی جن میں حضرت چوہدری صاحب بھی شامل تھے۔ حضور نے آپ کے نام ایک مکتوب محررہ 13 جنوری 1886ء میں تحریر فرمایا۔

’’اس خاکسار نے حسب ایماء خداوند کریم...... اس شرط سے سفر کا ارادہ کیا ہے کہ شب و روز تنہا ہی رہے اور کسی کی ملاقات نہ ہو اور خداوند کریم جلشانہ نے اس شہر کا نام بتا دیا ہے جس میں کچھ مدت بطور خلوت رہنا چاہیے اور وہ ہوشیار پور ہے۔ آپ کسی پر ظاہر نہ کریں کہ بجز چند دوستوں کے اور کسی پر ظاہر نہیں کیا گیا ہے۔‘‘ (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر سوم)

حضور نے اپنی کتاب ’’ازالہ اوہام‘‘ میں اپنے ذکر کردہ بعض مخلصین میں آپ کو بھی شامل فرمایا ہے،

حضور فرماتے ہیں:

(24) حبی فی اللہ منشی رستم علی ڈپٹی انسپکٹر پولیس ریلوے۔ یہ ایک جوان صالح اخلاص سے بھرا ہوا میرے اول درجہ کے دوستوں میں سے ہے۔ اُن کے چہرے پر ہی علامات غربت و بے نفسی و اخلاص ظاہر ہیں، کسی ابتلا کے وقت میں نے اس دوست کو متزلزل نہیں پایا اور جس روز سے ارادت کے ساتھ انھوں نے میری طرف رجوع کیا، اس ارادت میں قبض اور افسردگی نہیں بلکہ روز افزوں ہے۔ وہ دو روپیہ چندہ اس سلسلہ کے لئے دیتے ہیں۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 536)

حضرت چودھری رستم علی صاحب نے 11 جنوری 1909ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے۔

دوا تدبیر ہے اور دُعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
کامیاب علاج ۔ ہمدردانہ مشورہ
1954 NASIR ناصر 2010
دنیائے طب کی خدمات کے 56 سال
نوجوانوں کے امراض و نفسیاتی بیماریاں
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
حکیم میاں محمد رفیع ناصر
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار۔ ربوہ
047-6211434
6212434
FAX: 6213966

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6211399, 0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399, 0333-9797798

جرمن و فرانس کی سیل بند ہومیوپیتھک پوٹینسی سے تیار کردہ بے ضرر زود اثر ادویات جو آپ مکمل اعتماد کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔
رعائتی قیمت 25ML =/30 روپے 120ML -/100 روپے
GHP-55/GH ایمرجنسی ٹانک گھبراہٹ، گیس، ڈپریشن ہائی، لو بلڈ پریشر، صدمہ یا غم کے بداثرات دور کرنے کیلئے ضروری دوا ہے
GHP-319/GH امراض معدہ بدہضمی، تیزابیت، گیس سینے اور معدے کی جلن کیلئے اکسیر دوا ہے
GHP-324/GH اسہال۔پیچش ہر قسم کے اسہال پیچش معدے اور آنتوں کی سوزش کیلئے مجرب ترین دوا ہے۔
GHP-354/GH نزلہ، فلو، چھینکیں نئے یا پرانے نزلہ زکام کو مکمل آرام دینے والی کامیاب دوا ہے۔
GHP-383/GH حلق و گلے کے امراض، گلے و ٹانسلز کی سوزش، درد کو دُور کرنے کیلئے مؤثر اور آزمودہ علاج ہے۔
GHP-391/GH خون و بھوک کی کمی سرخ ذرات کی کمی، بیماری کے بعد کمزوری دور کرنے اور جگر کو قوت دینے والی مؤثر ترین دوا ہے۔

نکاح

مکرم خواجہ عبدالغفار ڈار صاحب راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 21 نومبر 2010ء کو لاہور کے ایک ویڈنگ ہال میں خاکسار کی ساتویں پوتی مکرمہ بشریٰ ڈار صاحبہ بنت مکرم عبدالقیوم ڈار صاحب آف وان کینیڈا کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم محمد احمد بابر صاحب ابن مکرم محمود احمد طاہر صاحب آف لاہور مبلغ بارہ ہزار کینیڈین ڈالرز حق مہر پر مکرم مرزا اسلام احمد شمس صاحب مربی سلسلہ نے کیا۔ اس سے قبل تلاوت قرآن مجید دولہا کے والد اور دعائیہ نظم دلہن کے والد نے خوش الحانی سے پڑھی۔ محترم سید عبدالحی صاحب ناظر اشاعت نے بھی تقریب ہذا میں شرکت کی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو بابرکت فرمائے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 11-جنوری

طلوع فجر	5:41
طلوع آفتاب	7:07
زوال آفتاب	12:16
غروب آفتاب	5:25

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

احمد ٹریولز انٹرنیشنل گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotn:ail.com

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیچ جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی روایتی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات
اب چوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم چوکی 047-6214510- 049-4423173

PTCL-V فرنچائز
EVO,Brodband,Vfone ہروقت ہرجگہ
MTA دوران سفر یا گھر میں تیز ترین EVO انٹرنیٹ
Vfone موبائل میں بھی دستیاب ہے۔
تحسین ٹیلی کام حافظ آباد روڈ پنڈی بھٹیاں
میاں طارق محمود بھٹی آفس 0547-531201,2
حافظ اعجاز احمد بھٹی 0300-7627313,0547415755

اکسیر موٹاپا موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
کورس 3 ڈبیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

wallstreet EXCHANGE COMPANY (PVT) LTD.
دنیا بھر میں رقم بھجوائیں
Send Money all over the world
Demand Draft & T.T for Education
Medical Immigration Personal use
دنیا بھر سے رقم منگوائیں
Receive Money from all over the world
فارن کرنسی ایکسچینج
Exchange of foreign Currency
MoneyGram INSTANT CASH
Rabwah Branch
Shop No. 7/14 Gole Bazar, Chenab Nagar, Rabwah
Ph: 047-6213385, 6213365 Fax: 047-6213384

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما صبح 9 بجے تا ½4 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا ½1 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86- علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

امپورٹڈ میٹیریل سے تیار اعلیٰ کوالٹی کے ریڈیئر ہوز پائپ
بننے والے علاوہ ازیں ہیٹر پائپ تیز یونیورسل پائپ بھی دستیاب ہیں۔
SRP
سینکی ربڑ پارٹس
مین جی ٹی روڈ رچنا ٹاؤن لاہور
طالب دعا۔ میاں عباس علی
میاں ریاض احمد 0300-9401543
میاں عدنان عباس 0300-9401542
042-36170513,37963207,3963531

ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
شاہد الیکٹرک سٹور متصل احمدیہ بیت الفضل
گول امین پور بازار فیصل آباد
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد
فون: 2632606-2642605

تحقیق و تجربہ اور کامیابی کے 53 سال
ڈیڑھ صدی سے زائد مفید اور موثر دوائیں
مرض اٹھراء، اولاد نرینہ، امراض معدہ وجگر، نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔
بفضلہ تعالیٰ لاکھوں مریض شفاء پاچکے ہیں۔
اطباء وشاکست فہرست ادویہ طلب کریں
1958-2010
حکیم شیخ بشیر احمد ایم۔ اے، فاضل طب والجراحت
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382
khurshiddawakhana@gmail.com
مطب خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 052-4594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

Dawlance Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ، ہیکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سپلٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458

The Vision of Tomorrow
New Haven Public School
Multan Tel :061-6779794

KOHINOOR
STEEL TRADERS
166 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel
Deals in cold Rolled, Hot Rolled, Galvanized Sheets & Coils
Talib-e-Dua, Mian Mubarik Ali
Tel:37630055-37650490-91 Fax:37630088
Email : mianamjadiqbal@hotmail.com

FD-10

ایک جانے پہچانے ادارے کا نام جو 1980ء سے آپ کی خدمت کر رہا ہے۔
نیشنل الیکٹرونکس
آپ نے A/C سپلٹ لینا ہو، ریفریجریٹر لینا ہو، کلر T.V لینا ہو، DVD، VCD لینی ہو، واشنگ مشین کوکنگ رینج، گیزر لینے ہوں تو ایک ہی نام جس کو آپ یاد رکھیں نیشنل الیکٹرونکس
1- لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ جودھا مل بلڈنگ لاہور
042-37223228
37357309
0301-4020572
طالب دعا: منصور احمد شیخ

Tel: 042-36684032
Mobile: 0300-4742974
Mobile: 0300-9491442
دلہن جیولرز
طالب دعا قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk,
Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

پاکستان الیکٹرونکس
تمام کمپنی کی "19" "22" "24" "26" "32" "40" "42" "46" "55 LCD/LEDTV ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں
امپورٹڈ کچن ھوب اور کچن ہڈ کی مکمل ورائٹی اس کے علاوہ سپلٹ اے سی فریج فریزر، واشنگ مشین مائیکروویو اوون،
نیز انسٹنٹ گیزر، 6 لیٹر، 8 لیٹر، 10 لیٹر، 12 لیٹر اور 20 لیٹر نہایت ہی کم قیمت پر دستیاب ہیں۔
جنریٹر تمام سائز پٹرول ڈیزل اور گیس میں دستیاب ہیں 1-KVA سے 5KVA
042-35124127,042-35118557 Mob:0321-4550127
26/2/C1 نزد غوثیہ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور
طالب دعا: مقصود احمد ساجد

1924ء سے خدمت میں مصروف
راجپوت سائیکل ورکس
ہر قسم کی سائیکل، ان کے حصے، بے بی کار، پرام، سونگز واکر وغیرہ دستیاب ہیں۔
پروپرائٹرز: نصیر احمد راجپوت۔ منیر احمد اظہر راجپوت
محبوب عالم اینڈ سنز
24- نیلا گنبد لاہور فون نمبر: 042-37237516